رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۰؎
ششماہی ۶؎
سہ ماہی ۳؎
بیرون ہند سالانہ ۱۸؎

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۷ھ یوم ... مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

گذشتہ پرچہ میں بوجہ عدم گنجائش یہ خبر نہ دی جا سکی کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۸ نومبر بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کا اتنا بڑا اجتماع ہوا کہ مسجد باوجود اس فراخی کے جو حال ہی میں کی گئی ہے۔ اور جو ابھی زیر تعمیر ہے ناکافی ثابت ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور یہ بھی اس صورت میں جبکہ موضع کلوسیل میں ارد گرد کے دیہات کے کئی ہزار احمدی نماز جمعہ کے لئے جمع ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ باوجود معاندین کی انتہائی کوششوں کے وہ احمدیت کو ترقی پر ترقی عطا کر رہا ہے۔ اور ہم اپنے اندازہ کے مطابق جو انتظام کرتے ہیں۔ وہ ابھی تکمیل کو بھی نہیں پہونچتا کہ ناکافی ثابت ہو جاتا ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طبیعت علیل ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے نیز بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بدستور بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلیبی عقیدہ پر موت وارد کرنے کا طریق

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے۔ اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اس کو مردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔ یہ کیسا ایمان ہے۔ کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو"۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

اپنی زبان میں دعائیں مانگنے کا ارشاد

"جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو۔ تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو"

(کشتی نوح صفحہ ۶۳)

افترا علی اللہ کی عبرتناک سزا

"جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا۔ اور کہے گا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی۔ اور یا کہے گا کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا۔ حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہلاک کیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا۔ اور سخت بے باکی اور شوخی ظاہر کی۔ سو تم اس مقام میں ڈرو لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے ہیں۔ اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ گویا وہ دل میں خیال کرتے ہیں کہ خدا نہیں پر خدا کا عقاب ان کو سخت پکڑے گا۔ اور ان کا برا دن ان سے ٹل نہیں سکتا سو تم صدق اور راستی اور تقوےٰ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرو۔ اور اپنا کام یہی سمجھو جب تک زندگی ہے۔ پھر خدا تم میں سے جس کی نسبت چاہے گا اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی شرف کرے گا۔ تمہیں ایسی تمنا بھی نہیں چاہیئے۔ تا نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو۔ تمہاری تمام کوشش اسی میں مصروف ہونی چاہیئے۔ کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ۔"

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے ÷

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ÷

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ÷

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ÷

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دَور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی ÷

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمیٔ ایمان کی وجہ سے نہیں بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ÷

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا ÷

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں ÷

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائیگاں نہ ہوگی اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہونگے اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنیوالے ہیں۔ اور انکی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کیوجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۷ھ

کیا حضرت باوا نانک ویدک دھرم کے پیرو تھے؟

(۲)

گزشتہ پرچہ میں بحوالہ اخبار "آریہ ویر" بتایا جا چکا ہے۔ کہ آریہ صاحبان حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف ویدک دھرم کا پیرو اور پرچارک کہنے لگ گئے ہیں۔ بلکہ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے ویدوں اور شاستروں سے اخذ کر کے وہی تعلیم پیش کی تھی جو اس زمانہ میں بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند نے بیان کی ہے۔ گویا ان دونوں کی تعلیم ایک ہی ہے۔ اور انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جس میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہو اگر ایسا ہی ہو تو بلاشبہ آریوں کو حق حاصل ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ویدک دھرم کا ویسا ہی پیرو اور پرچارک قرار دیں۔ جیسا کہ سوامی دیانند کو سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہو۔ بانیٔ آریہ سماج نے حضرت باوا نانکؒ کے خلاف نہایت سخت اور تہذیب سے گرے ہوئے ریمارکس کئے ہوں۔ اور ان کی قابل احترام شخصیت کو گرانے کے لئے طرح طرح کی فضول خیال آرائیاں کی ہوں۔ اور یہ سب کچھ انکی مایۂ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں اب تک موجود ہو۔ تو پھر آریوں کا یہ ادعا بالکل باطل اور لچر ہے۔ کہ حضرت باوا نانکؒ نے وہی تعلیم پیش کی تھی جو بانیٔ آریہ سماج نے پیش کی ہے۔ ذیل میں آریوں کے اس دعوے کی لغویت مختصراً پیش کی جاتی ہے۔ "ستیارتھ پرکاش" کے گیارھویں باب کے ۸۹ سوال کا جواب دیتے ہوئے سکھوں کے مذہب کا نام "نانک پنتھ" رکھا گیا ہے۔ اور حضرت باوا نانکؒ کے متعلق سوامی دیانند نے لکھا ہے۔

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔......وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو "نربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے۔ اور اس کی مثال ان کا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے۔ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہوں گے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ انکو اپنی بڑائی کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے۔ اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خود پسندی تھی۔ تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ (ریاکاری) بھی کیا ہوگا۔ اسی لئے ان کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے۔"

ان سطور میں بانیٔ آریہ سماج نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ ہر عقلمند جانتا ہے کہ خدا رسیدہ انسان ظاہری علوم سے بالکل مستغنی ہوتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں ایسے علوم عطا کئے جاتے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں ساری دنیا کے علوم ہیچ ہوتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت باوا نانکؒ نے رواجی علم نہ رکھتے ہوئے معرفت اور خداشناسی کے جو نکتے بیان فرمائے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بانیٔ آریہ سماج کی تعلیم سورج اور جگنو کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ بہرحال انہوں نے حضرت باوا صاحب پر اس رنگ میں حملہ کیا۔ اور مزید یہ لکھا۔ کہ وہ وید شاستر وغیرہ کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ اگر یہ درست ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ آریہ صاحبان اپنے سوامی کے اس ارشاد کو درست نہ قرار دیں۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب آریہ صاحبان کس مونہہ سے ان کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں:۔

"وہ ویدک دھرم کے ہی پرچارک تھے۔ رشی دیانند نے جو تعلیم ویدک دھرم کی ہمیں ویدوں اور شاستروں کے ادھار پر دی۔ وہی تعلیم سچے موحد گورو نانک دیو جی مہاراج نے پنجابی بھاشا میں عوام کو دی اور اسی کا پرچار بعد کے نو گوروؤں نے بھی کیا۔"

کیا ویدک دھرم کا پرچارک ایسا ہی ہوتا ہے۔ جسے اتنا بھی پتہ نہ ہو۔ کہ ویدوں اور شاستروں میں کیا لکھا ہے۔ اور ایسا انسان جو وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہ جانتا ہو۔ حتےٰ کہ بقول بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند جو "نربھے" لفظ کو "نربھو" لکھ کر اپنی بے علمی کا ثبوت مہیا کرے۔ وہ ویدوں اور شاستروں کے ادھار پر ایسی تعلیم کیونکر پیش کر سکتا تھا جو سوامی دیانند ایسے ماہر سنسکرت نے پیش کی

پھر حضرت باوا نانکؒ کو اپنی بڑائی عزت اور شہرت کا خواہشمند قرار دے کر کہا گیا ہے کہ اس وجہ سے وہ "چاہتے تھے۔ کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں" اور اس کے بعد یہ قیاس آرائی فرمائی ہے۔ کہ "گنواروں کے سامنے جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہوں گے۔" مگر اسی پر بھی بس نہ کرتے ہوئے یہاں تک کہہ گئے۔ کہ "جب خود پسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ (ریاکاری) بھی کیا ہوگا۔"

گویا ایک بہت بڑے بزرگ انسان کے متعلق جس کی نیکی اور پارسائی کے ہندو مسلمان معترف ہیں۔ بغیر کسی ثبوت کے بانیٔ آریہ سماج اس قسم کی غیر معقول نکتہ چینی کر چکے ہیں۔ مگر اب ان کے پیرو یہ فرما رہے ہیں۔ کہ سوامی جی نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہی گورو نانک دیو جی مہاراج نے پیش کی تھی

پھر سکھوں میں حضرت باوا نانک صاحبؒ کی جو کرامات مشہور ہیں۔ انہیں بانیٔ آریہ سماج نے "گپوڑے" قرار دیا ہے۔ اور گرنتھ صاحب کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ "کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔"

آریہ صاحبان کو اپنے سوامی کی ایسی صاف اور واضح تحریرات کو نظر انداز کر کے حضرت باوا نانکؒ کے متعلق ایسا ادعا نہیں کرنا چاہیئے۔ جس میں حقیقت کا شائبہ بھی نہ پایا جاتا ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ حضرت باوا نانکؒ نے جو تعلیم دی وہ ویدوں سے اخذ کر کے دی۔ حالانکہ بقول سوامی دیانند جی "جس وقت نانک جی پنجاب میں ہوئے تھے۔ اس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ تھا۔" اور پھر کیا یہ ممکن ہے کہ انہوں نے ویدوں کی تعلیم کا پرچار (اشاعت) کیا ہو۔ حالانکہ بالفاظ بانیٔ آریہ سماج "ان کے گرنتھ میں جابجا ویدوں کی مذمت" موجود ہے۔ پھر کیا ممکن ہے کہ انہوں نے دنیا کے سامنے وہی تعلیم پیش کی ہو جو بانیٔ آریہ سماج نے پیش کی۔ حالانکہ وہ بانیٔ آریہ سماج کی نگاہ میں خود پسند اور عزت و شہرت کی خاطر دمبھ (ریاکاری) کے مرتکب ہوئے۔ یہ ایسی متضاد باتیں ہیں جو کسی آریہ سماجی دماغ میں ہی سما سکتی ہیں۔

ہمارے نزدیک حضرت باوا نانکؒ نے اسلام کو دلی تسکین اور روح کی اس بے تابی کا ذریعہ پایا جو انسانی فطرت میں اپنے خالق و مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الکتابُ والحِکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۰-۳) منافقوں کی علامات اور ان کے حالات

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (بقرہ) ظاہر میں ایمان سب باتوں پر اور باطن میں بے ایمان (۲) مخفی مخفی فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور جب کوئی ٹوکے تو کہتے ہیں کہ یہ باتیں تو ہم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اصلاح ہو جائے جماعت کی۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (بقرہ)۔ (۳) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ساری جماعت جس طرح مانتی ہے۔ اس طرح تم بھی مانو تو کہتے ہیں۔ کہ کیا ہم بھیڑ چال کی پیروی کریں۔ یہ تو بیوقوف ہیں۔ اہل الرائے نہیں ہیں۔ لنگر کے ٹکڑے توڑنے والے ہیں (۴) وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ الحمد للہ ہمارا بھی یہی ایمان ہے۔ اور جب اپنے چیلے چانٹوں کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ بس جو آپ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔ (۵) يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ (نساء) اپنے جھگڑے باوجود اپنے ہاں محکمہ قضا کی موجودگی کے غیر مسلم عدالتوں میں لیجانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ حکم ہے۔ کہ وہاں اپنے غیر ضروری مقدمات نہ لیجاؤ۔ (۶) ويقولون طاعۃ فاذا بيّت طائفۃ منھم غير الذی تقول۔ سامنے کہتے ہیں۔ آمنا صدقنا۔ اور الگ جاکر اس کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں۔ (۷) وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ۔ جب کوئی امن یا خوف کی خبر آتی ہے۔ تو محکمہ متعلقہ یا خلیفہ کو اطلاع دیئے بغیر اسے اڑاتے پھرتے ہیں۔ (۸) وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا۔ یہ نفاق بداعمالیوں کی سزا کیا ان پر ڈالا جاتا ہے۔ اور یادداشت ہے۔ ان کی کرتوتوں کی (۹) الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ۔ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ۔ منافقین مومنوں کو چھوڑ کر منکرین سلسلہ کو دوست بناتے ہیں۔ اسلئے کہ مومنوں کی جماعت کے نزدیک تو بے عزت ہو گئے۔ اب احرار کے نزدیک ہی معزز بن جائیں۔ (۱۰) إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ۔ نمازوں میں سست ہیں لوگوں کے دکھانے کو نماز پڑھتے ہیں۔ اور جتنی پڑھتے ہیں وہ بھی اوپری دل سے۔ مذبذب تھالی کا بینگن۔ کبھی کفر و اسلام پر اپنے لوگوں سے بحث کی تو غیر مبائع کی حمایت کرنے لگے۔ کبھی ان سے جا جھگڑے تو نبوت کے دلائل دینے لگے۔ (۱۱) وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ (انفال) کسی نے جو نصیحت کی تو کہنے لگے۔ کہ تم تو ہر جگہ احمدیت احمدیت لئے پھرتے ہو۔ واقعات کو دیکھو ہر جگہ آیت استخلاف کیا لئے پھرتے ہو۔ (۱۲) فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (توبہ) ان کی اولاد بے دین اور سلسلہ سے بے تعلق اور ان کے اموال ضائع۔ کہ باوجود خرچ کثیر کے پھر خدا تعالیٰ مومنوں کو ہی غالب رکھتا ہے اور اولاد ایسی بگڑتی ہے۔ کہ انکی دہریت اور بے دینی کو دیکھ دیکھ کر خود ہی کڑھتے ہیں۔ (۱۳) وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ مالی معاملات میں ہر وقت نبی اور خلیفہ وقت پر اعتراضات (۱۴) وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ کہتے ہیں۔ کہ مخبر رکھے ہوئے ہیں جس نے ہماری بابت جھوٹ رپورٹ کی فوراً مان لی۔ (۱۵) يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِئُوا۔ ہر وقت ڈرتے ہیں کہ کسی مومن کو کوئی خواب ہمارے نفاق کے متعلق نہ آجائے۔ لیکن یہ بات بھی تمسخر کے انداز میں کہتے ہیں۔ (۱۶) إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ۔ جب کوئی بات ان کی پکڑی جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ وہ تو مذاق تھا۔ (۱۷) يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ۔ گندی باتوں کو شائع کرتے ہیں۔ اور اچھی باتوں سے لوگوں کو روکتے ہیں اور بخیل ہیں۔ کہ مہینوں اور برسوں کے چندے ان کے ذمے قرض ہیں۔ اور باوجود توفیق کے ادا نہیں کئے۔ (۱۸) وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا۔ پہلے نبوت اور خلافت مان کر پھر صاف مکر گئے۔ مگر پھر بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ (۱۹) الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ فِي الصَّدَقَاتِ ان احمدیوں پر طعنے کرتے ہیں۔ جو دل کی خوشی سے چندے اور وصیتیں کرتے ہیں اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں مثلاً یہ کہ کر کہ اب تو وصیت کر دی ہے شوق میں۔ مگر جسدن مرے گا اسدن تیری بیوی بچوں سے جب انجمن والے وصیت وصول کریں گے تو پتہ لگے گا۔ (۲۰) وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔ ان لوگوں میں ناپاکی تو تھی ہی پھر وہ بڑھتی ہی چلی گئی اور ہر سال ایک یا دو دفعہ ان کو نیا ابتلاء پیش آجاتا ہے۔ بس پھر کیا یہ ابل پڑتے ہیں۔ پھر کچھ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک نیا فتنہ آجاتا ہے۔ پھر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ غرض اسی طرح عمر گزرتی ہے۔ (۲۱) إِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا (احزاب) بعض کہتے ہیں کہ اے قادیان والو اب اتنی مخالفتوں میں تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ بس چلو یہاں سے۔ لاہور یا اپنے اپنے وطن کو (۲۲) لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا۔ ہم اے رسول تجھ کو ایسا ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ کہ وہ مقدس مدینہ میں نہ رہ سکیں گے۔ بعض ملعون ہوں گے۔ خواہ کہیں رہیں۔ اور بعض مارے جائیں گے۔ (۲۳) وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (محمد) تو انکی باتوں کے انداز سے انہیں پہچان سکتا ہے۔ (۲۴) يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا (حدید) اکثر ان کی عادت ہے۔ کہ مومنوں کے سامنے اگر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ذرا یہ مسئلہ صاف کر دیجئے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ کو اللہ نے بہت نور فراست دیا ہے۔ تو یہ کہنا چاہئے۔ کہ مسئلہ تو صاف ہے۔ مگر تم اپنی عینک ہی پیچھے کہیں گرا کر آ گئے ہو۔ اگر تم میں ایمان ہوتا تو یہ بات تم پر بھی حل ہو جاتی (۲۵) وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ (مجادلہ) پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہتے تھے اب حضرت مجدد کہنے لگے۔ پہلے علیہ السلام کہتے تھے۔ اب رحمۃ اللہ علیہ لکھنے لگے۔ پہلے حضرت مسیح موعود کہتے تھے۔ اب مرزا صاحب پر اکتفا کرنے لگے۔ پہلے حضرت صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح کہتے تھے۔ پھر میاں صاحب یا مرزا محمود کہنے لگے (۲۶) تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ (حشر) یہ جماعت بھی بنا لیں۔ تو بھی چونکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ کبھی نہ کبھی اپنے صدر یا امیر کی توہین کرنے لگتے ہیں۔ (۲۷) إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (منافقون)

جب نبی کا زمانہ تھا۔ تو یہ لوگ کہتے تھے کہ ہاں مسیح موعود نبی ہے۔ بلکہ نیا گروہ اب بھی نبی مانتا ہے۔ لیکن خدا شاہد ہے کہ یہ نبی نہیں مانتے۔ ورنہ نبی کے خلیفہ اس کے موعود بیٹے اور اس کی پیشگوئیوں کے مصدق سے کبھی باغی نہ ہوتے۔ (۲۸) لاتنفقوا علی من عند رسول اللّٰہ حتی ینفضوا۔ ۱۹۱۴ء میں یہ اعلان کیا۔ کہ چونکہ انجمن ٹوٹ چکی ہے لہٰذا چندے کوئی قادیان نہ بھیجے۔ (۲۹) یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل۔ حضرت خلیفۂ اول کے زمانہ میں حملہ کرکے آئے تھے۔ کہ ہم ان کو معزول کر دیں گے۔ اسی طرح اب پھر عزل کا سوال ہے اور ہمیشہ یہ آرزو ظاہر کرتے ہیں کہ کاش ہم اپنا مستقل اڈا ندیہ المسیح میں لگا لیں تو پھر کچھ نہ کچھ فتنہ برپا کرتے رہیں گے۔ لیکن وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون (۳۰) واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللّٰہ لووا رؤسھم۔ جب ان کی حالت ظاہر ہو جاتی ہے تو لوگ انہیں خیر خواہی کے طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ آؤ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے معافی مانگ لو۔ اور توبہ و رجوع کر لو۔ تو سر ہلا دیتے ہیں۔ اور انکار کر دیتے ہیں۔ غرض مختصر طور پر یہ تیس نشان لکھے گئے ہیں۔ جن سے منافق پہچانے جا سکتے ہیں۔

آخر میں بعض وجوہات نفاق لکھتا ہوں جو قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں۔ تکبر جھوٹ کی عادت۔ حسد۔ خدا سے وعدہ خلافی۔ آرام طلبی۔ مال کی محبت۔ دھوکا بازی کی عادت۔ استہزا کی عادت خلقی کمزوری۔ دوسرے منافقوں سے دوستانہ اور ان کی صحبت کا اثر۔ بدخواہی کی عادت۔ شکوک و شبہات والی فطرت حقارت کی عادت۔ جھوٹی قسم کھانے کی عادت۔ بزدلی۔ بخل۔ بدعہدی اور بدکاری۔ نمازوں میں سستی۔ چندوں میں سستی بہت بدظنی کی عادت

اسلامی نماز اور روزہ کی غرض و غایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور دیگر مذاہب میں ایک بہت بڑا مابہ الامتیاز یہ ہے۔ کہ اسلام دیگر مذاہب کی طرح صرف حکم ہی نہیں دیتا۔ کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو۔ بلکہ وہ اپنے احکام کے ساتھ ان کی حکمت اور فلاسفی اور غرض و غائت بھی بیان کرتا ہے۔ اور یہ امر عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص کوئی کام کرنے لگتا ہے۔ تو پہلے سوچ لیتا ہے۔ کہ اس کام سے مجھے کیا فائدہ ہے۔ یا اگر کسی کام کو ترک کرتا ہے۔ تو سمجھ لیتا ہے کہ اس میں مجھے کیا نقصان ہے۔ پس اسلام اپنے احکام زبردستی نہیں منواتا بلکہ ہر حکم کی غرض و غائت بیان کرتا ہے اور اس کی حکمت واضح کر دیتا ہے۔ تاکہ ماننے والا انشراح صدر سے اسے قبول کرے۔ اور اپنا نفع اور نقصان سوچ لے۔

نماز اور روزہ اسلام کے اہم فرائض میں سے ہیں۔ قرآن کریم میں نماز کے متعلق بار بار تاکیدی حکم آئے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کہ نماز کا حکم اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ یہ بے حیائی کے کاموں اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ معراج المومن کہ نماز مومن کا معراج اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ گویا جو شخص بحالت ایمان نماز پورے شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ وہ نہ صرف بے حیائی کے کاموں اور بُری باتوں سے رک جاتا ہے بلکہ نماز کے ذریعہ ترقی کرتا کرتا مقربان بارگاہ الٰہی میں شامل ہو جاتا ہے وھذا ھو المقصود

اسی طرح روزہ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلکم تتقون۔ کہ روزہ سے یہ غرض ہے۔ کہ تا سچا تقویٰ اور صحیح پرہیزگاری حاصل ہو۔ حدیث میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للّٰہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ سے باز نہیں آتا۔ اور اپنے فعل کو اپنے قول کے مطابق کرتا ہے۔ خدا کو ایسے شخص کے بھوکے اور پیاسے مرنے سے کوئی سروکار نہیں۔

غرض اسلام نماز اور روزہ کے ذریعہ بے حیائی بُرے کاموں۔ جھوٹ دغا فریب اور سارے رذائل سے پاک کرکے خدا کا مقرب اور اپنے مالک کا سچا غلام بنانا چاہتا ہے۔ اگر ایک شخص نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ مگر یہ نتیجہ نہ پیدا ہو۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میری نماز خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق نماز نہیں۔ میرا روزہ خدا کے حکم کے ماتحت روزہ نہیں۔ اور مجھے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو کبھی اپنے افعال کے نتائج پر غور نہیں کرتے۔ اور لکیر کے فقیر بنے رہتے ہیں۔

عام مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ ان میں سے نماز پڑھنے والے ہیں۔ روزہ رکھنے والے ہیں۔ مگر وہ کبھی غور نہیں کرتے۔ کہ نماز اور روزہ نے وہ نتیجہ بھی پیدا کیا ہے۔ جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ کیا وہ رذائل سے پاک ہو کر خدا کے مقرب بن گئے۔ اور ایک سچے مومن کو جو خدا کی معرفت ملتی ہے۔ وہ انہیں میسر آگئی ہے۔ اگر نہیں آئی۔ تو کیوں ان کے دلوں میں خلجان پیدا نہیں ہوتا۔ اور کیوں وہ صحیح ایمان اور اسلام کی جستجو میں نہیں لگ جاتے۔ اللّٰہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کہ جو لوگ مجاہدات شاقہ طے کرکے ہمیں تلاش کریں۔ ہم ضرور ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اور اپنی معرفت کے رستے بتا دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانے کے مطابق ایمان اور قرآن دنیا سے اٹھ چکا تھا۔ حدیث میں ہے لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کہ ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا۔ اور ایک روائت میں یہ ہے۔ کہ قرآن دنیا سے اٹھ جائے گا تب ایک فارسی الاصل دنیا میں آئیگا۔ جو ایمان اور قرآن کو دنیا میں واپس لائے گا۔ اور صحیح ایمان اور اسلام کو دنیا میں قائم کرے گا۔ پس جب تک مسلمان صحیح ایمان اور اسلام کو اختیار نہ کریں۔ کیونکہ خدا کی سچی معرفت اور تقویٰ نصیب ہو سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل احمدیہ جماعت پر اللّٰہ تعالےٰ کے کتنے بے شمار افضال ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہر سچے اور مخلص احمدی کو خدا تعالےٰ کا قرب ملا۔

اے احمدی بھائیو۔ تم کیسے خوش قسمت ہو۔ کہ آج صحیح ایمان اور سچا اسلام تمہارے پاس ہے۔ تم جتنی بھی خوشی مناؤ کم ہے۔ اٹھو اور یہ ایمان اور اسلام سارے جہان میں پھیلا دو۔ کہ آج خدا کی جماعت تم ہی ہو۔ اور ید اللّٰہ علی الجماعۃ کے ماتحت خدا کا ہاتھ اور اس کی تائید و نصرت تمہارے ہی ساتھ ہے رمضان المبارک کے ایام میں اٹھو اور اس نعمت سے خود فائدہ اٹھاؤ۔ اور تمام جہان کو متمتع کر دو۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرو۔

خاکسار
قمر الدین مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدیت سے انحراف اختیار کرنے والے کی عبرتناک داستان

سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کا ثبوت

بشاشت ایمان کی علامت

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ خط ہرقل کو قبول اسلام کی دعوت دی۔ اسوقت وہ بیت المقدس میں تھا۔ اس نے حضور علیہ السلام کے حالات دریافت کرنے کے لئے ابوسفیان اور دیگر افراد قافلہ مشرکین کو بلایا۔ دیگر سوالات کے علاوہ اس نے ایک بات یہ بھی پوچھی۔ فھل یرتد احد منھم سخطۃ لدینہ بعد ان یدخل فیہ کہ کیا کوئی شخص اسلام میں صحیح طور پر داخل ہونے کے بعد اس دین کو ناپسند کرنے کی وجہ سے مرتد بھی ہوا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا لا۔ ہرگز نہیں۔ اس پر ہرقل قیصر روم نے کہا۔ کذالک الایمان حین تخالط بشاشتہ القلوب کہ واقعی ایمان کا یہی حال ہوتا ہے۔ جب کہ اس پر قلبی انشراح حاصل ہو جائے۔

(صحیح البخاری)

اس معیار کو مدنظر رکھ کر آج بھی احمدیت کی صداقت اظہر من الشمس ہے جن لوگوں نے احمدیت کو ترک کیا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جسے بشاشت قلبی حاصل ہوئی ہو اور پھر اس نے محض دین کی وجہ سے۔ دنیاوی اغراض کو ترجیح دینے کی وجہ سے نہیں۔ احمدیت کو خیرباد کہا ہو۔ ایسے لوگوں کے حالات کا گہرا مطالعہ یقیناً احمدیت کی سچائی پر ایک دلیل ہے۔ افسوس۔ کہ ایسے لوگ بالعموم بعدازاں اس قدر غبار آلود زندگی بسر کرتے ہیں۔ کہ ان سے سچائی کے اعتراف کی توقع نہیں رہتی۔ ورنہ خود ان کے منہ سے پتہ لگ جائے کہ ان کے ارتداد کی کیا وجوہات تھیں۔ اور وہ احمدیت میں داخل بھی ہوئے تھے۔ یا نہیں۔

توبہ نامہ

روزنامہ الہلال بمبئی نے جو سلسلہ احمدیہ کا ایک مخالف اخبار ہے۔ اپنی اشاعت ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں بعنوان "ایک فاسق و فاجر مسلمان کی رام کہانی خود اس کی زبانی" شائع کیا ہے۔ مضمون نگار منیر احمد صاحب انصاری آف اعظم گڑھ ہیں۔ یہ صاحب کچھ عرصہ کے لئے احمدی کہلائے اور قادیان میں بھی رہے۔ اکثر احباب سے وہ اپنا تعارف خود کرا لیا کرتے تھے۔ دو برس گزرے انہوں نے احمدیت سے علیحدگی کا اعلان کیا۔ مخالفین نے ان کے اس فعل کو احمدیت کے خلاف بطور دلیل پیش کرنا شروع کیا۔ اور خود انہوں نے آج تک سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات اور جماعت کے بزرگوں کے متعلق نہایت ناروا الزامات لگائے احمدیت کے خلاف سخت معاندانہ پروپیگنڈا کیا۔ آخر اللہ تعالےٰ کی گرفت نے ان کی آنکھیں کھولیں۔ اور زیر نظر مضمون دراصل ایک قسم کا توبہ نامہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ اور ایمان و کفر کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ مضمون نگار کی زندگی کے وہ تمام عبرتناک بلکہ شرمناک حالات درج کریں۔ جو اس نے اپنے مطبوعہ مضمون میں خود لکھے ہیں۔ مگر اتنا ضروری ہے۔ کہ احمدیت سے تعلق رکھنے والی عبارتوں کو اسی کے الفاظ میں پیش کر دیں تا جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونے والے ایک شخص کے اپنے اقرار سے احمدیت کی صداقت ظاہر ہو۔ کیونکہ ایسے اشخاص کا اس پاک سلسلہ سے الگ ہو جانا خود برہان صداقت ہے۔ نیز کسی ارتداد میں مبتلا شخص کے ظاہر کو دیکھ کر کوئی دھوکہ نہ کھائے۔

ابتدا میں لکھا ہے۔ "اس سے پہلے میں نے بہت سے مضامین اردو و انگریزی میں لکھے ہیں۔ جو کہ شائع بھی ہوئے۔ مگر ان مضامین سے میرا مقصد اپنی بڑائی و بزرگی تھا۔ اور آج کے مضمون سے اپنے فسق و فجور کی سچائی و صحیح داستان"۔

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی داستان

شیخ منیر احمد انصاری لکھتے ہیں۔

"۱۹۳۲ء کے دوران میں ایک میمن دوست کے صحبت اثر سے مذہبی جھگڑوں اور تو تو میں میں سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ہم نے متعدد مذہبوں فضول و لایعنی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ امتحان میں ناکامیابی کی وجہ یہی تھی۔ اس چھان بین نے ہمیں بدقسمت با عیسائیت اور بہائیت کی طرف راغب کر دیا۔ مگر جونہی قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کیا ان مذاہب کی طرف سے دل پھر گیا۔ اور چند ماہ میں قادیانی بن بیٹھے۔ پہلے لاہوری جماعت اور پھر قادیانی جماعت میں شامل ہو گئے۔ تمام مذہبوں کا مطالعہ تو کیا۔ مگر سب سطحی اور ادھورا"۔

جماعت احمدیہ کا حسن سلوک اور انصاری صاحب کی وجہ ارتداد

انصاری صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ اور دیگر بزرگوں کی اس امداد کا تذکرہ کرتے ہوئے جو انہوں نے ان کی کس مپرسی کی حالت میں کی۔ اپنے ارتداد کی وجہ "چند قادیانیوں سے عداوت" بتلاتے ہیں۔ نیز بعد ارتداد اپنے رویہ کی تشریح کرتے ہیں۔ ان کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"خلیفہ صاحب قادیان سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی اور سیٹھ عبداللہ الہ دین آف سکندر آباد سب نے دل کھول کر امداد کی۔ مگر ہم نے بدلہ کیا دیا؟ بدلہ یہ دیا کہ جب ۱۹۳۶ء کے اواخر میں قادیانی جماعت سے علیحدہ ہوئے۔ تو ان تمام محسنوں کو قادیانی جماعت کو اور قادیانی جماعت کے مقاصد کو سب کو بدنام کیا۔ سیاسی حیثیت سے قادیانی جماعت کے خلاف جو کچھ ہم نے غلط پروپیگنڈا کیا ان کو یاد کر کے آج میں کانپ اٹھتا ہوں اسقدر جھوٹ۔ کذب و بہتان سے میں نے کام لیا۔ کہ اللہ کی پناہ۔ شیطان بھی مجھ سے شرما گیا ہوگا۔ یہ سب کس لئے؟ اس لئے کہ انفرادی حیثیت سے مجھے چند قادیانیوں سے عداوت تھی اور پھر میں اپنی ناموری و شہرت چاہتا تھا۔ اے اللہ مجھے معاف کر کہ اب میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں"۔

ایک اور غلط بیانی کا اعتراف

منیر احمد صاحب انصاری لکھتے ہیں۔

"۱۹۳۶ء کے شروع میں ہم نے ایک نیا نام اختیار کر لیا۔ تا کہ شان و شوکت میں جناب میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان سے کم نہ ہوں۔ یہ نیا نام میرزا سراج الدین منیر انصاری کا تھا۔ توبہ! توبہ اس قدر ہمت و جرأت اور خدا سے بے خوفی کہ چار یا پانچ صدی قبل ہمارے باپ دادا چھپری تھے اور ہم میرزا بن بیٹھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمارے میرزا پن کو قبول نہ کیا۔ اور ہمیں پوری طور سے میرزا لعنت بنا کر چھوڑا۔ تب جا کر ہم نے اس مکر و فریب والے اور جھوٹے نام سے توبہ کیا۔ اور سیدھے سادھے منیر احمد انصاری پھر بن گئے۔ قادیانیت کے بانی کا خاندان کسی وقت نوابی خاندان تھا۔ اسلئے ہم نے بھی اپنا سلسلہ نسب ان نواب اُن نواب سے جا ملایا اگرچہ ہمارا خاندان ہمیشہ معمولی زمیندار رہا۔

جماعت احمدیہ اور حکومت برطانیہ

اسی ضمن میں انصاری صاحب لکھتے ہیں۔

تقسیم شروع ہوگئی

بادشاہوں۔ راجہ نوابوں کے کھانے کی خاص الخاص دنیا کے تمام مقوی ادویات کی سرتاج طلسمی دوا کی تین خوراک مفت منگوا لیجئے۔ اگر پہلی ہی خوراک میں فائدہ دکھائے تو اکتالیس خوراک تین روپیہ پانچ آنہ میں رسالہ دستکاری دہلی سے منگوا لیجئے۔

"سب سے زیادہ ظلم ہم نے قادیانیوں کے ساتھ کیا ہے۔ ایک بات میں ہم ہمیشہ مستقل مزاج رہے۔ اور وہ حکومت برطانیہ کے ساتھ وفاداری ہے۔ اس عقیدہ کا استحکام ہم نے قادیان میں پایا مگر قادیانیت سے علیحدہ ہونے پر اپنی قادیانیوں کو برطانوی سلطنت کا بہت دشمن ثابت کرنا شروع کر دیا۔ آج اگر کوئی جماعت حکومت برطانیہ کی زیر دست پشت و پناہ ہندوستان میں ہے تو یہی قادیانی ہے۔ مگر دشمنی میں ایسا اندھا ہوا کہ سفید جھوٹ پھیلانا شروع کر دیا۔"

اس جگہ میں اس قدر وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ اسلام کی صحیح تعلیم پر قائم ہے۔ اس لئے وہ حکومت برطانیہ سے اس وقت تک تعاون کرتی جائیگی۔ جب تک حکومت مذہبی آزادی کے اصول پر کاربند رہے گی۔ جماعت احمدیہ ایک نبی کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا مفہوم کے مطابق اسے پشت و پناہ قرار دینا تو درست ہے۔ لیکن اگر چاپلوسی یا ٹوڈیت کی طرف اشارہ ہو۔ تو جماعت احمدیہ اس سے بری ہے۔

انصاری صاحب کی موجودہ حالت

خود لکھتے ہیں:۔ "روزہ تو عمر بھر کبھی بھی مہینہ بھر کا نہ رکھا۔ اور نماز خلوت میں کبھی بھی نہ پڑھی۔ مگر پبلک میں خوب بناوٹ دکھاوے کے ساتھ پڑھی۔ قرآن شریف کی تلاوت کا یہ حال کہ بمشکل تمام سال میں پندرہ دن کا اوسط پڑے گا۔ ہاں! قادیان میں جو کچھ سورتیں طوطے کی طرح رٹ لیں تھیں۔ وہ یاد ہیں۔ ورنہ سارا قرآن صحیح اور روانی کے ساتھ پڑھ ہی نہیں سکتا۔"

آہ! یہ اس شخص کی حالت ہے جسے احمدیت سے علیحدگی کے باعث مخالفین سروں پر اٹھا رہے تھے اسے قرآن مجید تک پڑھنا نہیں آتا اگر کچھ سورتیں یاد ہیں تو محض قادیان کی بدولت۔ میں سمجھتا ہوں کہ انصاری صاحب کا یہ بیان بہت سے لوگوں کے لئے درس عبرت ثابت ہوگا۔ اور انہیں ماننا پڑے گا کہ درحقیقت سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری از بمبئی

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رانچی۔ محمد شجاعت علی صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ بصورت وفود منایا گیا۔ جملہ احباب جماعت نے سارا دن تبلیغ احمدیت میں صرف کیا۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں ٹریکٹ اور رسالہ جات تقسیم کئے گئے گورنر صاحب کے پرسنل سیکرٹری صاحب کو بھی تبلیغ کی گئی۔ واپسی پر مطالعہ کے لئے حقیقۃ الوحی دے گئے۔ شام کو ماسٹر محمد دین صاحب کے مکان پر چند معززین کو مدعو کیا گیا۔ جنہیں دو گھنٹہ تک بذریعہ تقریر حقیقی اسلام پیش کیا گیا ایک صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

بہلول پور ضلع لائل پور:۔ الیاس الدین صاحب لکھتے ہیں کہ جملہ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں مضافات میں سارا دن تبلیغ کی۔ اکثر لوگوں نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا۔

بہاولپور۔ مولوی عبداللطیف صاحب تحریر کرتے ہیں۔ بوجہ تعطیل نہ ہونے کے بارہ بجے تک احباب جماعت نے تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ شام کو پارکوں اور بازاروں میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔

سامانہ۔ سیکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ احباب جماعت تبلیغ کے لئے بصورت وفود بیس بیس میل تک مضافات میں پیغام حق پہنچانے کے لئے گئے۔ لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔

بنوں:۔ محمد عجب خانصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ احباب جماعت نے یوم التبلیغ انفرادی طور پر منایا۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مجموعی حالات امید افزا ہیں۔

محمد آباد:۔ ملک گل محمد صاحب لکھتے ہیں۔ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں تبلیغ کی۔ اور کافی تعداد میں سندھی زبان کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔

قصور:۔ میر ضیاء الحق صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جملہ احباب جماعت نے یوم التبلیغ انفرادی طور پر منایا۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

سنور:۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ یوم التبلیغ احباب جماعت نے انفرادی طور پر منایا۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔

کالا گوجراں۔ عبدالقیوم صاحب سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ کے موقع پر مردوں نے وفود کی صورت میں مختلف دیہات کا دورہ کیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔

ایبٹ آباد۔ میاں عبدالحق صاحب لکھتے ہیں۔ کہ احباب جماعت نے یوم التبلیغ انفرادی طور پر منایا۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے

کوہاٹ۔ مولوی یحیی الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احباب جماعت نے انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض شریروں نے شرارت کرنی چاہی۔ مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ معززین نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا اور شوق سے ٹریکٹ پڑھے۔

چک ۳۳ ضلع منٹگمری۔ محمد علی صاحب سیکرٹری انصار اللہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں منایا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے امسال گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا۔ حالات امید افزا ہیں۔

دیسی نگر (کشمیر) عبدالجبار صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احباب نے اپنے رشتہ داروں میں سارا دن تبلیغ کی۔ حالات خوش کن ہیں۔ بعض نے مزید مطالعہ کے بعد سلسلہ میں داخل ہونے کا وعدہ بھی کیا۔

گوجرانوالہ۔ عبدالرحمن صاحب سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۶ اکتوبر کو احباب جماعت نے وفود کی صورت میں مختلف دیہات میں تبلیغ کی۔ قریباً یانصد احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

215

بنگہ۔ رحمت اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احباب جماعت نے انفرادی طور پر بھی اور وفود کی صورت میں بھی تبلیغ کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجموعی حالات امید افزا ہیں۔

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک میں مسہ پیدا ہو گیا ہو یا ہڈی بڑھ گئی ہو۔ ناک سے چھیچھڑے یا کیڑے نکلتے ہوں۔ یا لیس دار جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آ گیا ہو۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک میں سوزش یا پھنسیاں رہتی ہوں۔ یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے ہماری کھانے کی **ناک کی دوائی** (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر و تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک ہی دوائی بیچنے کا بیوپار کر رہے ہیں۔ اور ہماری دوائی ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ نیوزیلینڈ۔ سماٹرا۔ عراق۔ افریقہ۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ دوسرے ملکوں میں بھی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا عام اعلان ہے۔ کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کرکے ثابت کرے۔ کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے۔ تو ہم اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ الفضل کا حوالہ دینے سے آپکو خاص توجہ دی جائیگی

بھگتوں کی دوکان (رجسٹرڈ) (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) **بھگت بلڈنگ بھگت بازار۔ ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریباً ۱۰ غیر احمدی صاحبان نے امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کا وعدہ کیا۔

چک ۱۱۹ ضلع سرگودھا۔ سید بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر انفرادی تبلیغ کی گئی اور مرکز سے آمدہ ٹریکٹ تقسیم کئے۔

بانڈی پورہ کشمیر۔ غلام محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احباب جماعت نے یوم التبلیغ انفرادی طور پر منایا قریباً تمام غیر احمدی دوکانداروں کو تبلیغ کی۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

سری نگر کشمیر۔ مولوی عبدالواحد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ احباب جماعت کے آٹھ گروپ بنائے۔ جنہوں نے شہر کے مختلف حلقوں میں تبلیغ کی کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مندرجہ ذیل جگہوں پر خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ بور ڈنگ سری نگر زینہ کدل۔ ہفت چنار۔ رام باغ۔ فتح کدل ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ

کولمبو۔ ایم زین الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ احباب جماعت کے ۲۲ وفد بنائے گئے۔ جنہوں نے مختلف مقامات میں ۱۷۹ اشخاص تک پیغام حق پہنچایا۔ اور ۱۶۲ ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ مولوی محمد عبداللہ صاحب نے ایک آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں انجمن احمدیہ کولمبو کے خرچ پر چھپوا کر شائع کیا۔

مولوی محمد عبداللہ صاحب اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نیگومبو کے ۵ دوستوں نے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کولمبو سے بعض دوست اسی میل دور کنڈی میں تبلیغ کیلئے گئے۔

اسی طرح کیمولہ کی جماعت نے بھی پوری تیاری کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ سانان کولم (جنوبی ہند) سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں کے دوستوں نے امسال گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تندہی سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور مختلف دیہات میں تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے یوم التبلیغ یہاں کے لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔

مرتبہ۔ نشر و اشاعت قادیان

عیدگاہ کے بارے میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۹ نومبر ۳۸ء مقدمہ مندرجہ عنوان بالا کی سماعت آج پھر ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب اور جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر موجود تھے۔ آج حسب ذیل شہادت ہوئی۔ مزید کارروائی ۲۱ نومبر کو ہوگی۔ (رپورٹر "الفضل")

بیان امرناتھ صاحب پٹواری حلقہ ناتھ پور

ناتھ پور اور قادیان کی حدبست ملحق ہے یہ شجرہ ایگزبٹ P.W.1/A میں نے تیار کیا ہوا ہے یہ کاغذات کے مطابق درست ہے۔ اور اس پر مندرجہ نوٹ بھی درست ہیں خسرہ ۹۶ و ۶۵۳/۱۰۱ و ۱۰۳ و ۱۰۳ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ اور ۱۴۹ عیدگاہ قادیان کے ساتھ ملحق ہیں۔ یہ عیدگاہ میں نے دیکھی ہوئی ہے۔ میں یکم جنوری ۳۵ء سے ۱۴ مارچ ۳۶ء تک قادیان میں ڈائری نویسی کے لئے متعین رہا ہوں۔ اس عرصہ میں ایک عید آئی تھی۔ جو میں نے احمدیوں کو پڑھتے دیکھا تھا۔ عیدگاہ میں ایک چھپڑ ہے۔ جس کے مشرق کی جانب غیر احمدی اور غرب کی طرف احمدی نماز عید پڑھتے ہیں۔ وہاں دو بوہڑ کے درخت ہیں۔ ایک تکیہ میں۔ اور دوسرے خسرہ ۹۶ میں ہے۔ اپنی تعیناتی کے عرصہ میں دو تین یا چار جتنی بھی عیدیں اس دوران میں آئی ہیں۔ وہ میں نے دیکھی ہیں۔ اور اسی طرح پڑھی گئی تھیں۔ اپنے محکمہ میں ہم اس کی ڈائریاں بھی بھیجتے رہتے ہیں۔ دسمبر ۳۵ء میں جو عید ہوئی تھی احمدیوں کی تعداد قریباً آٹھ دس ہزار ہوگی۔ دوسری عیدوں پر تیرہ چودہ سو ہوتی ہوگی۔ کیسر سنگھ ولد میاں سنگھ سکنہ ناتھ پور کے کنوئیں عیدگاہ سے چار ساڑھے سو کرم کے فاصلہ پر ہیں۔ اور عیدگاہ اور ان کنوؤں کے درمیان گاؤں آباد ہے۔ عیدگاہ کے پاس جو کنواں ہے اس میں کیسر سنگھ کا کوئی حصہ نہیں۔ کیسر سنگھ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ پیر شاہ چراغ کے پاس زمین فروخت کی ہے۔ جمعبندی کی یہ نقول میں نے دی ہوئی ہیں اور صحیح ہیں۔ انتقال ۳۵۹ کے رو سے کیسر سنگھ و آلا و دیالا برادران نے پیر شاہ چراغ کے پاس زمین فروخت کی ہے۔ اور پیر شاہ چراغ نے یہ زمین مولوی عطاء اللہ بخاری کے نام بحیثیت ٹرسٹی منتقل کر دی ہوئی ہے۔ مگر یہ انتقال ابھی منظور نہیں ہوا۔ یہ زمین اٹھیں کرم کے فاصلہ پر عیدگاہ سے ہے

بجواب جرح۔ میں یکم جنوری ۱۹۳۵ء میں قادیان آیا تھا۔ اور میرا کام صرف ڈائریاں دینا تھا۔ مجھ سے پہلے عزیز دین پٹواری ڈائریاں دیا کرتا تھا۔ حکام نے اس سے ڈائری کا کام لے کر مجھے دیدیا تھا۔ گو اس اثنا میں وہ پٹواری وہاں رہا۔ پہلی عید میرے کام شروع کرنے کے تھوڑے دن بعد ہی آئی تھی۔ اس عید کے موقعہ پر قادیان کا تھانیدار۔ بٹالہ کا تھانیدار اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جواہر لال بھی وہاں تھے عیدگاہ کا رقبہ ۴۔۵ کنال ہوگا۔ اس میں سے دو حصے چھپڑ کے غرب میں ہیں۔ اور ایک حصہ شرق کی طرف۔ چھپڑ قریباً آٹھ کنال ہوگا۔ شرق کی جانب غیر احمدی اور غرب کی جانب احمدی عید پڑھتے ہیں غیر احمدیوں نے مشرق کی جانب نماز پڑھی سب عیدوں پر۔ کچھ نہ کچھ کوئی نہ کوئی آتا رہا ہے۔ لیکن میں جانتا نہیں کہ وہ کون ہوتا تھا۔ عیدوں کے موقعہ پر آدمیوں کے علاوہ بارہ چودہ سو عورتیں بھی ہوتی تھیں عید پڑھتے وقت احمدی چھپڑ تک پہنچ جاتے تھے۔ میں نے عیدگاہ کا ایک خاکہ تیار کیا ہے جو ایگزبٹ P.W.1/B ہے۔ اس میں غیر احمدیوں کے عید پڑھنے کی جگہ میں نے علیحدہ دکھا دی ہے جو عیدگاہ میں شامل ہے۔ تکیہ کا بھی علیحدہ نشان میں نے کر دیا ہے۔

بجواب مکرر جرح۔ غیر احمدی جہاں عید پڑھتے ہیں۔ وہ دوسری جگہ سے اونچی ہے۔ اور جانب شرق واقع ہے مجھے عیدگاہ کی حدود کا ذاتی علم نہیں۔

بیان حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان

میں جنوری ۳۲ء میں ریٹائر ہو کر قادیان آیا۔ اور پھر یہیں رہا ہوں۔ اس وقت سے سوائے ایک بقر عید کے جس میں حج پر گیا تھا۔ باقی سب عیدیں یہیں پڑھی ہیں۔ یہ عیدیں عیدگاہ میں پڑھیں تھیں۔ جس میں ایک محراب ہے جس کے آس پاس آمنے سامنے سب احمدی ہی احمدی اور ان کی مستورات ہوتی ہیں۔ اور ان کی صفیں چھپڑ تک جاتی ہیں۔ چھپڑ کی جانب مشرق محراب سے پانچسو فٹ کے فاصلہ بوہڑ کے درخت کے نیچے غیر احمدی عید پڑھا کرتے ہیں۔ اسوقت تک یہی دستور ہے۔ محراب سے جنوب کی طرف ۳۰۔۳۵ فٹ کے فاصلہ سے عورتوں کے لئے قناتیں شروع ہوتی ہیں۔ قادیان میں اور کوئی عیدگاہ احمدیوں کے لئے نہیں۔ ایک یا دو عیدیں چونکہ گرمی کے موسم میں آئی تھیں۔ اس لئے باغ میں سایہ کے نیچے پڑھی تھیں۔ باغ میں کوئی محراب نہیں۔ عید کے موقع پر چھ سات ہزار احمدی ہوتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر جو عید آئی تھی۔ اس میں قریباً اٹھارہ بیس ہزار احمدی تھے۔ غیر احمدی جہاں نماز پڑھتے ہیں وہاں ایک پلیٹ فارم بوہڑ کے درخت کے نیچے بنا ہوا ہے

بجواب جرح۔ میں ۱۹۰۶ء سے احمدی ہوں۔ ۳۲ء سے قبل میں نے کوئی عید قادیان میں نہیں پڑھی۔ محراب کے بغیر نماز ہو سکتی ہے میں نے کبھی عیدگاہ میں کسی احمدی کا جنازہ نہیں پڑھا۔ مجھے علم نہیں غیر احمدی کہاں جنازہ پڑھتے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ ۱۹۰۶ء سے ۳۲ء تک احمدی کہاں عید پڑھتے رہے کیونکہ اسوقت میں قادیان کا باشندہ نہیں تھا جو شخص مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک قرآن کریم کے رو سے وہ کافر ہے۔ اور میرے نزدیک وہ اہل اسلام میں نہیں۔ مسلمانوں نے ہم پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو ہمیں کافر نہیں سمجھتے بعض مسلمان ہم کو اہل اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت باموقعہ زمین قابل فروخت ہے

وہ احباب جو اپنے مکانات قادیان شہر میں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کے قریب بنانا چاہتے ہیں۔ اور دار مسیح کے قریب اپنی رہائش اختیار کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کے لئے خوشخبری ہو۔ کہ ایک قطعہ زمین ۲۸ کنال کا فروخت کے لئے تیار ہے۔ یہ قطعہ پرانے اڈے کے متصل قادیان شہر کے غربی جانب واقعہ ہے۔ مسجد اقصیٰ تک پہنچنے کے لئے صرف دو تین منٹ اور مسجد مبارک تک تین چار منٹ خرچ ہوں گے۔ قادیان کی نئی آبادی چونکہ بہت دور تک پھیل چکی ہے۔ اور بعض محلے ڈیڑھ دو میل تک پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے درس قرآن کریم سننے والوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے والوں کے لئے یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے۔ کہ اس قطعہ پر اپنے مکان تیار کرائیں۔ نقشہ تیار ہے۔ گلی کوچے باقاعدہ رکھے گئے ہیں۔ اور کوئی گلی بیس فٹ سے کم نہیں قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جائے۔

خاکسار (مولوی) فخر الدین مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان

بائیو کیمک کی مکمل کتاب

چشمۂ شفاء

مصنفہ ڈاکٹر اے ایچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اس کے موجد کے حالات زندگی خواص الادویات۔ تجربات۔ علاج الامراض۔ اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت ہے علاوہ محصولڈاک مجلد چار روپے مع محصول۔ دیگر ہومیو پیتھک و بائیوکیمک کی ادویات بارعائت ملتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

سلائم ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

جوڑوں کے درد اور رینگن (دردِ رنگن) رفع کرنے کا ٹھیکہ

مستاک پلز (رجسٹرڈ)

(۱) جوڑوں کے درد روماٹیزم (۲) درد رینگن (شیاٹیکا) یعنی عرق النسار جو پشت سے شروع ہو کر پاؤں کے نزدیک تک کسی کو ایک ٹانگ میں اور کسی کو دونوں ٹانگوں میں دورہ کرتا ہے (۳) درد کمر (۴) درد زانو (۵) اعصابی دردوں کو رفع کرنے کے لئے مستک پلز کا استعمال بمنزلہ تریاق ثابت ہوا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جملہ ریاحی دردوں کو رفع کرنے کے لئے اس سے بہتر دوسری دوا نہیں ہو سکتی۔ یہ دوا کشتہ جات اور زہریلی اشیاء کے اجزاء سے بالکل بری ہے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی ۵۰ گولی محصولڈاک علاوہ ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

ایم۔ ایچ تاگیال اینڈ سنز اچھرہ لاہور پنجاب

ایجنٹس ڈاکٹر کشن چند اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انار کلی لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر بٹالہ

دعوے دیوانی ۲۶۱ ۱۹۳۸ء

درشن سنگھ ولد سیوا سنگھ رام گڑھیا ساکن ٹھٹھر کے تحصیل بٹالہ } بنام مہاراج وغیرہ

216

دعوے ۹-۱۸ روپے بروئے پرونوٹ

بنام

بابو ہرنام سنگھ ولد پالا سنگھ قوم رام گڑھیا معرفت چیف اکونٹنٹ کینیا یوگنڈا ریلوے پوسٹ بکس ۵۰۷ نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ہرنام سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۴/۱۲/۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

وصیت ۵۲۳۸

منکہ سید افتخار حسین ولد سید محمد شریف صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۰ء ساکن محلہ سادات نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے ماہوار دس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ العبد۔ سید افتخار حسین حال کراچی گواہ شد۔ فرزند علی ناظر بیت المال حال وارد کراچی۔ گواہ شد عبد الکریم احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرس ۱۸ نومبر معاہدہ میونچ سے جرمنی اور برطانیہ کے جو تعلقات بہتر ہوئے تھے وہ اب خراب ہوگئے ہیں۔ اس کی وجہ وہ اعلان ہے جو برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے کیا ہے کہ برطانیہ اپنی نوآبادیات واپس کرنے کو تیار نہیں۔ جرمنی اور فرانس میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر جنوری ۱۹۳۹ء کے آخر تک خاموش رہے گا۔ اس کے بعد وہ نوآبادیات کی واپسی کے لئے برطانیہ کو الٹی میٹم دے گا۔ اس دوران میں وہ نازی تحریک کو تقویت دینے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ آسٹریا اور چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کی طرح اسے اندرونی امداد بھی مل سکے۔ اس کے علاوہ بھی یہ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے یہ جو اعلان ہوا ہے کہ برطانیہ یہودیوں کو نوآبادیات میں بسانے کی تدابیر پر غور کر رہا ہے۔ اس اعلان نے بھی جرمنی میں برطانیہ کے خلاف غم وغصہ کی زبردست لہر دوڑا دی ہے۔

روم ۱۹ نومبر فرانس نے باقاعدہ طور پر اٹلی کی فتح ابی سینیا کو تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ آج فرانسیسی سفیر شاہ اٹلی کی خدمت میں حاضر ہوا اور شہنشاہ ابے سینیا کے طور آداب بجا لایا۔

نئی دہلی ۱۸ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ برطانیہ کی طرف سے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ کہ سوموار ۲۱ نومبر کے دن برطانیہ کی تمام عمارتوں اور ان مقامات پر جہاں جھنڈے لہرائے جاتے ہیں۔ جھنڈے سرنگوں کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اس دن کمال اتاترک کی رسم تدفین کی جائے گی۔ ہندوستان میں بھی اس کی تکمیل کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

الہ آباد ۱۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے آئندہ سیشن کی صدارت کے لئے گاندھی جی کے منتخب ہونے کا بہت امکان ہے۔ اگر گاندھی جی صدر منتخب نہ ہوئے۔ تو اس صورت میں مولانا ابوالکلام آزاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو

کلکتہ ۱۸ نومبر کابینہ بنگال میں دو نئے وزیروں کو شامل کئے جانے پر وزارت میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں

مولوی تمیزالدین خاں وزیر صحت عامہ میڈیکل و اصلاحات مولوی شمس الدین وزیر زراعت و ویٹرنری مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر دیہات سدھار لیبر و تجارت نواب ڈھاکا وزیر صنعت و امور عامہ

واردھا ۱۸ نومبر واردھا سکیم کے پیش نظر پہلا آزمائشی ٹریننگ سکول شیوگاؤں میں کھول دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے انڈسٹریل ریسرچ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فنڈ کی ابتدا $1\frac{1}{2}$ لاکھ روپے سے کی جائے گی۔ اور حکومت ہر سال اس میں مزید رقم شامل کرتی رہے گی۔

پشاور ۔ ۱۸ نومبر سرحدی گورنمنٹ نے ایک تازہ سرکلر شائع کیا ہے جس کی رو سے نمبرداریوں کا سسٹم ختم کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ نومبر ابے سینیا کے سابق بادشاہ آجکل یہاں ایک ہوٹل میں مقیم ہیں۔ ان کا نام بدستور کنگ آف ابے سینیا ہے۔ برطانوی گورنمنٹ ان سے ایسا ہی سلوک کر رہی ہے۔ جیسا کسی بادشاہ سے کیا جاتا ہے۔

بمبئی ۱۸ نومبر پنڈت جواہر لال نہرو نے یورپ کے دورے کے بعد آج پہلی تقریر آزاد میدان میں کی جس میں پنڈت صاحب نے سپین کی امداد کرنے کے لئے اپیل کرتے ہوئے برطانیہ کی پروغیسٹ پالیسی کی مذمت کی۔ اور حکومت برطانیہ کی اس پالیسی سے بے تعلقی کا اظہار کیا نیز ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ نوآبادیات میں درجہ نوآبادیات بے معنی ہے۔ کیونکہ وہاں اقتصادی۔ خارجی پالیسی اور فوج کے معاملات میں کوئی اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔ ہندوستان مکمل آزادی چاہتا ہے۔ خالص اور غیر محدود آزادی۔

پیرس ۱۹ نومبر پولیس نے ایک سازش پکڑی ہے جس کی غرض فرانس میں نیشنلسٹ حکومت قائم کرنا ہے۔ بہت سی بندوقیں اور بارود بھی پکڑا گیا ہے۔ باغیوں کے لیڈر اور دوسرے آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۹ نومبر لاہور میں جن لوگوں کے گھروں یا دفتروں میں ٹیلیفون لگا ہوا ہے۔ انہیں محکمہ ٹیلیفون کی طرف سے نوٹس دیئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ دن میں بیس دفعہ سے زیادہ کسی کو کال نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے تو انہیں زیادہ بل دینے پڑیں گے۔ ورنہ ان کا ٹیلیفون کاٹ دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میں روزانہ بیس ہزار ٹیلیفون کال ہوتے ہیں۔ اس کثرت استعمال کی وجہ سے محکمہ نے یہ پابندی لگائی ہے۔

لنڈن ۱۹ نومبر چیکوسلواکیہ کے ایک حصہ پر قبضہ کرنے کے بعد نازی اب یوگوسلیویا میں اپنا اثر قائم کر رہے ہیں۔ چنانچہ برلن کے ایجنٹ تمام ملک میں پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جن علاقوں میں جرمن آبادی کی اکثریت ہے۔ وہاں یوگوسلیویا گورنمنٹ نے جرمن نازیوں کو اپنا پراپیگنڈا کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر اب انہوں نے ان علاقوں میں بھی جہاں جرمن آبادی بہت اقلیت میں ہے۔ اپنی سرگرمیاں زور شور سے شروع کر دی ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر اینتھونی ایڈن کو پھر کابینہ میں لیا جا رہا ہے آپ کو وزیر نوآبادیات کی آسامی پیش کی گئی ہے

بیروت ۱۸ نومبر فلسطین کے مفتی اعظم نے گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجاویز کے سلسلہ میں کہا کہ یہودی اور عربوں کی کانفرنس تلخی کو کم کرنے کا موجب ہوگی۔ لیکن عرب نمائندے آزادانہ طور پر منتخب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کوئی خاص عرب اس جھگڑے کے لئے ذمہ دار نہیں۔

لنڈن ۱۸ نومبر بیان کیا جاتا ہے کہ مسولینی کی تجویز پر اٹلی اور جرمنی کے سارے یہودیوں کو ایبے سینیا میں آباد کیا جا رہا ہے۔ لیکن انہیں وہاں آزادی نہیں دی جائے گی۔ بلکہ غلاموں کی طرح رکھا جائے گا۔ مسولینی کا ایلچی یہ تجویز لے کر ہٹلر کے پاس چلا گیا ہے۔

لاہور ۱۹ نومبر پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے بیگم رشیدہ لطیف باجی کا ذیل کا ریزولیوشن اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ اسمبلی گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے۔ کہ شب برات پر لوگوں کو آتشبازی چلانے کی ممانعت کی جائے۔

لنڈن ۔ ۱۸ نومبر آج استنبول میں ایک لاکھ سے زائد ترک جن میں مرد۔ عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ قطاروں میں کمال اتاترک کے جنازے کے پاس سے گزرتے تھے۔ بعد میں ہجوم کا زور اس قدر ہو گیا۔ کہ کئی آدمی پاؤں تلے روندے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گیارہ آدمی ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہوئے۔ ایک ہزار بچے عورتیں اور مرد بے ہوش ہو گئے۔ جمہوریہ ترکیہ کے میموریل کے سامنے یونیورسٹی اور سکولوں اور کالجوں کے ۳۰ ہزار طلبہ جمع ہوئے۔ انہوں نے حلف اٹھایا کہ جن مقاصد کے حصول کی خاطر کمال اتاترک نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ انہی مقاصد کے لئے وہ اپنی جانیں وقف

دوائے جریان

جریان ایسی خطرناک مرض ہے۔ کہ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کا رنگ زرد رہتا ہو۔ اور کمزوری ہو۔ پیشاب سے پہلے یا پیچھے دھات گرتی ہو۔ تو "دوائے جریان" فوراً منگوا کر استعمال کریں۔

قیمت عہ فی شیشی

پتہ

ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی